ریاضُ القدس

مؤلفہ:
آقائی صدرالدین قزوینی

ولی العصر ٹرسٹ

ریاض القدس

جلد اول

ریاض القدس

جلد اوّل

مؤلف

آقائی صدر الدین واعظ القزوینی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی مرحوم

پیش کش

سید محمد شبیر عباس بخاری مرحوم

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

انتساب

میں اپنی اس محنت کو اس امّ السّادات کے نام سے منسوب کرتا ہوں جن کے تسبیح گزار ہاتھ چکی پیستے پیستے رنگین ہو جاتے تھے اور جس کی خاموش آہوں سے آج بھی عرشِ الٰہی لرز لرز جاتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ رسولِ اعظم کی اکلوتی بیٹی میری اس پیشکش کو دامنِ قبولیت میں جگہ عنایت فرمائیں گے۔

نام کتاب ـــــ ریاض القدس جلد اوّل
طابع ـــــ سید محمد شبیر عباس بخاری
سال طبع ـــــ جون ۱۹۸۹ء
بار اوّل ـــــ ایک ہزار
بار دوم ـــــ جون ۱۹۹۳ء
ناشر ـــــ ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ
مطبع ـــــ ٹیک پرنٹرز لاہور
بار سوم ـــــ جون ۱۹۹۷ء
تعداد ـــــ ۲۵۰

ـــــ اسٹاکسٹ ـــــ

۱۔ ۹ے شیر شاہ بلاک۔ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
۲۔ افتخار بک ڈپو۔ اسلام پورہ۔ لاہور
۳۔ مکتبہ ولی العصر۔ ایچ بلاک۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

منزل مذیب الهجانات میں ملا تھا۔ جس میں اس نے لکھا تھا کہ اے حرملہ تو کس لیے حسینؑ ابن علیؑ کے ساتھ خوش سلوکی سے پیش آیا ہے۔ ابن زیاد نے اس کو ملامت بھی کی تھی اس کی سختی کا یہ نتیجہ نکلا کہ امام حسینؑ صحرا بیابان میں چلتے چلتے کربلا کی سرزمین پر پہنچ گئے۔ محرم کی دوسری تاریخ تھی کہ آپ نے کربلا کو اپنی آخری منزل بنایا۔ اور جیسا کہ ذکر کیا جا چکا آپ نے اولاً اس زمین کے نام دریافت کیے اور کربلا کا نام سن کر گھوڑے سے اترے اور خیام نصب کرنے کا اصحاب کو حکم دیا۔ چنانچہ خیام فرات کے کنارے نصب ہوئے

خبر شہادت امام حسینؑ سن کر زینبؑ خاتون کا بیقرار ہونا

• مرحوم السید کتاب لہوف میں فرماتے ہیں کہ حضرت زینبؑ نے دیکھا کہ حسین خاک پر بیٹھے ہیں اس وقت آپ نے اپنے بھائی حسینؑ کی باتیں سنیں تو پریشان ہوا اور فرمایا فقالت یا اخی ھذا کلام من ایقن بالقتل اے بھائی میں تمہاری باتوں سے یہ سمجھ رہی ہوں کہ تم قتل ہو گئے۔ امام حسینؑ نے فرمایا اے بہن ایسا ہی ہو گا ہے

وہ چارہ جز کشتہ شدن ندارم   دریں خاک شوم کشتہ شمشیر جفا

ایک آہ سرد بھری اور کہا واحسرتا حسینؑ اپنے قتل کی خبر دے رہے ہیں کاش آج میری فاطمہؑ زندہ ہوتیں۔ کاش آج میرے بابا اور بھائی حسنؑ زندہ ہوتے کاش میرے نانا زندہ ہوتے۔ تو مجھے یہ روز یہ دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ جب اہلحرم نے یہ سنا تو شور وگریہ بلند ہوا۔ ام کلثوم بخش کر گئیں جب ہوش آیا تو کہنے لگی ہائے

اتنی جلدی حسینؑ قتل ہو جائیں گے۔ زینب خاتون اس قدر روئیں کہ روتے روتے غش آگیا امام حسینؑ بہن کی بالیں پر تشریف لائے اور فرمایا اے بہن زینب تم تو صابرہ کی بیٹی ہو۔ زینبؑ ہوش میں آئیں تو بصد آہ وزاری زینب خاتون نے اپنا گریبان چاک کیا۔ روتی تھیں بیٹی تھیں ایک وہ وقت آیا کہ زینب بے کس نے دیکھا کہ شمر ولد الحرام نے پس گردن سے سر مبارک جدا کیا۔ لیکن زینبؑ کیا کرتیں میرا خیال ہے کہ نجف کو رخ کر کے فریادی ہوگی۔

روضۃ الشہداء میں ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے شہر بانو کو سامنے بلایا۔ اور فرمایا کہ اے بانو اے حزیں میری تجھ سے یہ وصیت ہے کہ جب تو مجھے گھوڑے سے زمین پر دیکھے اور شمر میرا سر جدا کرنے آئے اس وقت اے بانو تو اپنا سر برہنہ نہ کرنا چادر سر سے نہ اتارنا اس وقت تمام اہلحرم نے بگریہ وزاری کہا اے فرزند خاتم النبین آپ ہمیں اپنی شہادت کی خبر دے رہے ہیں واہ حسیناہ واہ محمداہ کی صدائیں بلند ہوئیں۔ مولف کتاب مرحوم صدر الدین فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ روز ورود کا ہے یعنی یہ دوسری محرم کا واقعہ ہے لیکن مرحوم السید اور شیخ فخر الدین نے اس کو شب عاشوراء محرم کا واقعہ بتلایا ہے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ واقعہ دو مرتبہ رونما ہوا ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے مناقب میں تحریر فرمایا ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ وارد زمین کربلا ہوئے ہیں آپ نے ایک نامہ سلیمان بن صرد خزاعی کے نام ارسال کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ اے سلیمان تم نے مجھے خطوط ارسال کیے اور مجھ سے گزارش کی کہ میں کوفہ پہنچوں۔ اب صورت یہ ہے کہ میں مدینہ سے یہاں پہنچ گیا ہوں اور اعداء دین نرغہ کیے ہوئے ہیں۔ دشمنوں میں گرفتار ہوں اگر تم اپنے عہد کو پورا کرو اور

میری نصرت کرو تو تم نے مروت و محبت کا ثبوت دیا ورنہ نہیں۔ کوفہ والوں نے میرے پسر عم مسلمؑ کو قتل کر ڈالا اگر تم میری یاوری کرو بہتر ہے ورنہ جو میرے حق میں مرضی الٰہی ہو الرضا بقضاء اللہ باب اللہ الاعظم۔ میں اپنے قدموں پر کھڑا ہوں اور خدا کی رضا و قضا کا منتظر ہوں۔

امام حسینؑ کا اپنے اصحاب کو شہادت کی خبر دینا

کتاب جلاء العیون میں مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے زمین کربلا پر پہنچنے کے بعد اپنے اصحاب کو جمع کیا اور خطبہ ادا کیا اور اپنی شہادت کی خبر دی مرحوم الشیہد لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ یعنی اصحاب کو خبر شہادت دینا کربلا پہنچنے سے پہلے کا ہے۔ مضمون خبر شہادت یہ ہے کہ اے میرے دوستو! میرے اصحاب ہمارا کام یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ ہم کربلا پہنچ گئے ہیں ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا نے کہ ہم سے منہ پھیر لیا ہے۔ حق کو چھوڑ کر لوگ باطل کا ساتھ دے رہے ہیں بس یہ یقین کرلو کہ ہم مشتاق رضاء خدا ہیں اور شہادت ہماری میراث ہے اس وقت سب سے پہلے زہیر بن قین بجلی اپنی جگہ کھڑے ہوئے اور حضرت امام حسینؑ کی خدمت میں عرض کیا یا بن رسول اللہ سمعنا مقالتك ولو كانت الدنيا لنا باقية وكنا فيه مخلدين لا ثرن النهوض معك على الاقامة فيها ـــــ اے مولیٰ ہم آپ کے قدم مبارک کی خاک پر قربان ہوں۔ اگرچہ دنیا فانی ہے اور اس میں زندہ رہنا کوئی معنی نہیں رکھتا لیکن بفرض محال اگر دنیا ہمیشہ باقی رہے تب بھی ہم آپ کی خدمت سے علیحدہ نہیں ہوں گے اور آپ ہی خدمت میں رہ کر بقاء الٰہی حاصل کریں گے۔ پھر ہلال بن نافع البجلی کھڑے

ہوئے اور عرض کیا کہ اے مولیٰ ہم ہرگز بھی آپ سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ہم جام شہادت نوش کریں۔ بریر بن خضیر ہمدانی کھڑے ہوئے اور اپنی نصرت دیاوری اسی طرح اور اصحابؓ نے بھی جام شہادت پینے کا عزم ظاہر کیا امام حسینؑ نے ان کو دعاء خیر دی۔ اے شیعو۔ کربلا میں جو مصائب امام حسینؑ پر پڑے ہیں ان کا تصور رونے کے لیے کافی ہے کہ فرزند رسول خدا۔ نور نظر علی و فاطمہؑ کربلا میں عالم غربت میں پھنسا ہوا ہے واحسرتا۔ حسین کجا اور یہ عالم غربت کجا۔

بروایت مناقب یہ بھی پایا جاتا ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے اپنی اولاد، اقارب اور اپنے برادران کو جمع کیا۔ جن میں سات آٹھ سال کے بچے اور تیس تیس سال کے جوان شامل تھے ایک مرتبہ امام حسینؑ نے ان سب پر نظر ڈالی ثم نظر اليهم فبكى ساعة۔ یعنی ان پر نظر ڈالی اور ایک ساعت تک گریہ فرماتے رہے ابن شہر آشوب تحریر کرتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ ایک ساعت تک ان سب کو بہ حسرت و یاس دیکھتے رہے اور پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا اللهم انا عترة نبيك محمد صلى الله عليه و آله وقد اخرجنا و طردنا وازعجنا عن حرم جدنا و تعدت بنوا امية علينا اللهم فخذ لنا بحقنا و انصرنا على القوم الظالمين۔ خداوندا! ہم تیرے نبیؐ کی عترت ہیں۔ ہمیں لوگوں نے وطن سے نکلنے پر مجبور کیا ہے ہم عالم غربت میں لائے گئے ہیں۔ ہمیں نانا رسولؐ خدا کے روضہ سے جدا کر دیا ہے بنوامیہ ہم پر امیر ہو گئے ہیں خداوند تو ہمارا حق اس قوم سے دلا۔ اپنی نصرت سے ہمیں نواز تا کہ ان ظالموں پر فتح پائیں۔ مولف کتاب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسینؑ نے جوانان بنی ہاشم پر نظر ڈالی۔ دوسری مرتبہ آپ نے ان جوانوں پر اس